50693-صرف ليلۃ القدر میں ہی تہجد کی ادائیگی کا حکم

سوال

صرف ليلۃ القدر میں تہجد کی ادائیگی کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ليلۃ القدر میں عبادت کرنے کی بہت زیادہ فضلیت وارد ہے، ہمارے رب تبارک وتعالی نے بیان کیا ہے کہ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ : جس نے ایمان اور اجروثواب کی نیت سے ليلۃ القدر کا قیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں.

فرمان باری تعالی ہے :

.{یقینا ہم نے اس (قرآن) کو ليلۃ القدر میں نازل کیا ہے، اور آپ کو کیا معلوم کہ ليلۃ القدر کیا ہے، ليلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں فرشتے اور روح (جبریل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے ہر سلامتی کا امر لے کر نازل ہوتے ہیں، یہ طلوع فجر تک ہے}.القدر(1–5).

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے ایمان اور اجروثواب کی نیت سے ليلۃ القدر کا قیام کیا اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیے جاتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر(1901) صحیح مسلم حدیث نمبر(760).

ایمانا : یعنی اس کی فضیلت اور مشروعیت پر ایمان رکھتے ہوئے.

واحتسابا : اللہ تعالی کے لیے خالص نیت کرکے.

دوم :

علماء کرام نے ليلۃ القدر کی تحدید میں اختلاف کیا ہے اور اس میں بہت سے قول ہے، حتی کہ اقوال کی تعداد چالیس تک پہنچ جاتی ہے، جیسا کہ فتح الباری میں ہے، اور ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب قول یہ ہے کہ یہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی تاک راتوں میں ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم ليلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی تاک راتوں میں تلاش کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2017) مندرجہ بالا الفاظ بخاری کے ہیں، صحیح مسلم حدیث نمبر (1169).

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے یہ باب باندھا ہے : آخری عشرہ کی تاک راتوں میں لیلۃ القدر تلاش کرنے کا باب"

اس رات کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ مسلمان شخص نشیط اور چست رہے تا کہ وہ پوری آخری عشرہ کی عبادت کرنے کی جدوجہد کرے، اور جمعہ کے دن دعاء کی قبولیت کے وقت کی عدم تحدید کی حکمت بھی یہی ہے اور اسی طرح اللہ تعالی کے ناموں کو ننانوے ناموں کی عدم تحدید کی حکمت بھی یہی ہے، جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"جس نے انہیں شمار کر لیا وہ جنت میں داخل ہوگیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2736) صحیح مسلم حدیث نمبر (2677)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ان کا یعنی امام بخاری یہ کہنا کہ : آخری عشرہ کی تاک راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کا باب"

اس عنوان میں یہ اشارہ ہے کہ راجح یہی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں منحصر ہے، اور پھر وہ بھی رمضان کے آخری عشرہ میں، اور خاص کر آخری عشرہ کی تاک راتوں میں، اس کی کسی معین رات میں نہیں، مجموعی طور پر احادیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں.

دیکھیں : فتح الباری (260/4).

اور دوسری جگہ پر حافظ رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

علماء رحمہم اللہ کا کہنا ہے : لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ : تا کہ اسے حاصل کرنے کی کوشش اور جدوجہد کی جائے، بخلاف اس کے اگر یہ رات معین کر دی جاتی تو لوگ اس پر ہی اقتصار کرتے، جیسا کہ جمعہ کے دن قبولیت کے وقت کو مخفی رکھا گیا ہے.

دیکھیں : فتح الباری (266/4).

سوم :

اور اس بنا پر کسی ایک کے لیے بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ یقینی اور بالجزم کسی رات کو لیلۃ القدر قرار دے، اور خاص کر جب ہمیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس کے متعلق خبر دینا چاہی تو پھر بتایا کہ اللہ تعالی نے اس کا علم اٹھا لیا ہے.

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیلۃ القدر کا بتانے کے لیے نکلے تو مسلمانوں میں سے دو اشخاص کو جھگڑتے ہوئے پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"میں تمہیں لیلۃ القدر کا بتانے نکلا تھا، اور فلاں فلاں شخص جھگڑا کر رہے تھے تو یہ اٹھا لی گئی، اور ہو سکتا ہے یہ تمہارے لیے بہتر ہو، اسے تم سات، نو، اور پانچ میں تلاش کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (49).

تلاحی : یعنی تنازع اور جھگڑا کر رہے تھے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

رمضان المبارک کی کسی رات کی تخصیص کرنا کہ وہ لیلۃ القدر ہے، اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت ہے جو دوسری راتوں سے اس کی تعیین کرتی ہو، لیکن آخری عشرہ کی تاک راتوں میں اس کے زیادہ چانس ہیں اور ستائیسویں رات لیلۃ القدر کے حق میں زیادہ ہے، جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کا احادیث میں ذکر آیا ہے.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (413/10).

اس لیے مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ کسی معین رات کو لیلۃ القدر قرار دے لے کیونکہ ایسا کرنے میں ایسی چیز کو قطعی اور لازم کرنا ہے جسے لازم کرنا ممکن نہیں؛ اور پھر اس میں اپنے آپ سے خیر و بھلائی بھی فوت ہو جاتی ہے، ہو سکتا لیلۃ القدر اکیسویں، یا تئیسویں، یا انتیسویں رات ہو، اور اگر اس نے صرف ستائیسویں رات کا قیام کیا تو اس سے بہت ساری خیر و بھلائی ضائع ہو گئی، اور اسے یہ بابرکت رات نہ مل سکی.

اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ سارا رمضان ہی اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی کوشش اور جد و جہد کرے، اور خاص کر آخری عشرہ میں اور بھی زیادہ اہتمام کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بھی یہی تھا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے اور اور رات کو بیدار ہوتے، اور اپنے اہل و عیال کو بیدار کرتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2024) صحیح مسلم حدیث نمبر (1174)

واللہ اعلم.